بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

گیا وقت.....

اگرچہ چند مسلم عرب ممالک میں ہجری کیلنڈر کا استعمال ہوتا ہے لیکن باقی تمام دنیا میں عیسوی کیلنڈر ہی سکہ رائج الوقت ہے۔ دنیا کے تمام معاملات اسی کیلنڈر کے مطابق طے پاتے ہیں۔ بیسویں صدی کا آخری سے پہلا (Last but one) سال اختتام کو پہنچا ہے۔ ہمارا قومی اور ملی فریضہ ہے کہ ہم جائزہ لیں کہ سال رفتہ میں اُمت مسلمہ خصوصاً پاکستان نے کیا کھویا اور کیا پایا! اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر نگاہ ڈالیں اور سنجیدگی سے غور کریں کہ ان کی تلافی کیونکر ممکن ہے۔ ہماری رائے میں اس ایک سال میں کوئی بڑی اور ڈرامائی تبدیلی دنیوی حالات میں رونما نہیں ہوئی۔ عالمی سطح پر سپریم پاور امریکہ کی بدمستیاں جاری ہیں۔ اُمت مسلمہ ذلت و رسوائی کو اپنا مقدر سمجھ کر واشنگٹن رُخ ہو کر سجدہ ریز ہے۔ پاکستان کے نکتہ نظر سے ۱۹۹۸ء دلفریب وعدوں اور خوشنما اعلانات کا سال تھا۔ اگرچہ مئی کے ایٹمی دھماکے ایٹمی قوت ہونے کا جراءت مندانہ اعلان تھا لیکن حکمران بعد ازاں جن حرکات و سکنات کے مرتکب ہوئے ان سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حکمران اپنے حکمرانوں کے آگے سجدہ سہو کرنے کیلئے بے تاب ہیں۔ ہمارے حاکم ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف سے وہ قرض جس پر سود مرکب ادا کرنا ہوگا امداد کے نام پر وصول کرنے کیلئے تیار ہیں' ہر قیمت پر اور ہر شرط پر!!

۱۹۹۸ء کا آغاز نواز شریف کی طاقت میں مزید اضافے کے ساتھ ہوا۔ وہ ۱۹۹۷ء کے اواخر میں چوٹی کے سردار کو پچھاڑ چکے تھے اور عدلیہ تیر کھا کر کمین گاہ میں اپنوں سے ملاقات کر چکی تھی۔ چنانچہ سال کے پہلے دن وزیراعظم کے والد میاں محمد شریف کے باشرع دوست رفیق تارڑ ایوان صدر میں جلوہ افروز ہوئے۔ صدر کے حلف لینے کے بعد وزیراعظم نے اعلان کیا سازشی جا چکے ہیں اب ہم ترقی کی منزلیں طے کریں گے اور قوم کی خدمت کریں گے۔ قوم کی خدمت کیلئے پانچ ہزار ارکان سے فیصل مسجد اسلام آباد میں حلف لیا گیا۔ چار سو اٹھائیس خدمت کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور لوگوں کو بتایا گیا کہ اب خدمت کمیٹیوں کی بدولت انہیں انصاف ملے گا اور کرپشن کا خاتمہ ہوگا۔ ۱۹۹۸ء کا پورا سال گزر گیا لوگ چراغ لے کر انصاف ڈھونڈتے رہے لیکن مہنگائی کے دیو نے یہ چراغ بھی گل کر دیا' مگر انصاف کا سراغ نہ لگ سکا اور ۳۱/دسمبر ۱۹۹۸ء کا ٹھٹھرتا ہوا سورج غریب کی قسمت کی طرح ڈوب گیا۔

ایٹمی دھماکوں سے قوم کا خون لوگوں میں اُبلنے لگا۔ دھماکوں نے چاغی کے پہاڑ سفید اور قوم کا چہرہ گلنار کر دیا لیکن ایسے میں فارن کرنسی اکاؤنٹس کے منجمد ہونے کی اطلاع آئی۔ اس انجماد نے لوگوں میں دوڑتے گرم خون کو یتیم کی آہ کی طرح سرد کر دیا۔ ایٹمی دھماکوں کی خوشی میں وزیراعظم نواز شریف نے جلد قومی ایجنڈے کے اعلان کا وعدہ کیا۔ ۱۱/جون ۱۹۹۸ء کو بمطابق وعدہ قومی ایجنڈے کا اعلان کیا گیا ساری قوم ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے سامنے ہمہ تن گوش تھی۔ جواں سال وزیراعظم قومی ایجنڈے کے آئٹمز کا اعلان کر رہے تھے پاکستانیوں کی اکثریت اسے اپنے دل کی آواز قرار دے رہی تھی۔ مختلف ادوار میں ہونے والی زرعی اصلاحات میں جو وڈیرے اپنی زمین بچانے میں کامیاب ہو گئے تھے ان سے زمینیں لے کر غریبوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر کالاباغ ڈیم تعمیر کیا جائے گا۔ وی آئی پی کلچر کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ سرکاری خریداریاں بند کر دی جائیں گی اور غیر ترقیاتی اخراجات فوری طور نصف کر دیئے جائیں گے۔ صوبوں کے گورنر چھوٹی رہائشوں میں منتقل ہو جائیں گے اور تمام گورنر ہاؤس مفادِ عامہ کیلئے استعمال ہوں گے۔ بڑے سرکاری آفیسرز' جو کنالوں پر پھیلے ہوئے بڑے بڑے گھروں میں عیش کرتے ہیں انہیں عام چھوٹے گھروں میں منتقل ہونا ہوگا۔ شریف خاندان اپنے قرضوں کے عوض اثاثہ جات بینکوں کے حوالے کر دے گا۔ لوگوں کے ہاتھ تالیاں پیٹ پیٹ کر سرخ ہو گئے' اس قومی ایجنڈے کی خوشی میں صحافی برادری کو برابر کا شریک کرنے کیلئے سرکاری خرچ پر اخباروں کے صفحہ اوّل پر بڑے بڑے اشتہار دیئے گئے جن میں نواز شریف کے پورٹریٹ کے ساتھ یہ کیپشن لگایا گیا "نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں" لیکن برا ہو امریکہ کا جسے پاکستانیوں کی خوشی کبھی ایک آنکھ نہیں بھائی' اُس نے مَردِ مؤمن کی سلطنت کے اوپر سے کروز میزائل گزار کر افغانستان میں اُسامہ بن لادن کا "فتنہ" فرو کرنے کی کوشش کی' اُسامہ تو بچ گئے البتہ سینکڑوں افغانی جن کا دانہ پانی اس دنیا سے ختم ہو چکا تھا' ان میزائلوں کی نذر ہو گئے۔ امریکہ نے چند "پھوکے فائر" چاغی کے آس پاس بھی کئے۔ غصے سے بھری ہوئی پاکستانی حکومت نے امریکہ کی سلامتی کونسل میں شکایت کرنے کا اعلان کیا البتہ جلد ہی حکومت کو امریکہ پر ترس آ گیا اور اس نے سلامتی کونسل میں جانے سے خود ہی گریز کیا' ویسے بھی شکایتیں لگانے جیسا گھٹیا فعل شریف حکومت سے سرزد نہیں ہو سکتا تھا اور یوں امریکہ بال بال بچ گیا۔ حکومت پاکستان نے اپنا غصہ کرنسی پر نکال لیا اور اس کی قدر ساڑھے چار فیصد کم کر دی۔ اگرچہ اس سے ہمارے غیر ملکی قرضوں میں چند ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا لیکن برآمدی تاجروں کو اپنا کاروبار بڑھانے کا سنہری موقع ملے گا اور زرمبادلہ کے ذخائر کے بارے میں متوقع پریشانی کچھ دیر کیلئے ٹل جائے گی۔

شریعت بل کو یقیناً ۹۸ء کا بل آف دی ایئر قرار دیا جائے گا۔ اگرچہ سینٹ اس بل کے راستے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے لیکن وزیراعظم بھی ہر رکاوٹ کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ۹۸ء ہی میں وزیراعظم کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی حلیف جماعت ایم کیو ایم دہشت گرد ہے لہٰذا اپنی مسلم لیگی حکومت کو بھی ختم کرنے سے گریز نہ کیا گیا۔ گورنر راج کا نفاذ کیا اور اہلیان کراچی کو فوجی عدالتوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ملزم اپنے مجرم ہونے کا اعتراف بڑی تیزی سے کر رہے ہیں اور تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کراچی میں پھانسی گھاٹ کم پڑ گئے ہیں اور بہت سے مجرم قطار میں کھڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ ۱۹۹۸ء کے آخری ماہِ دسمبر میں نواز شریف پوری فارم میں تھے۔ وہ ایف ۱۶ طیاروں کی رقم وصول کرنے ایک بڑا لاؤ لشکر لے کر امریکہ جا پہنچے۔ امریکہ ۶۵ کروڑ ڈالر کی ادا شدہ قیمت میں سے ۳۲ کروڑ ڈالر فوراً ادا کر دینے پر رضامند ہو گیا۔ ۱۴ کروڑ ڈالر اس نے بیچارے امریکی کسان کی خوشحالی کیلئے رکھ لئے اور باقی اتنی مدت پاکستان کے ایف ۱۶ کی خاطر مدارت کے عوض کاٹ لئے۔ امریکہ یہ سب کچھ اس لئے بھی کرنے پر مجبور ہوا کیونکہ یکم فروری ۱۹۹۹ء سے پہلے پہلے اگر پاکستان عدالتی کارروائی کر بیٹھتا تو اسے ۶۵ کروڑ ڈالر نقد ملتے اور سود بھی ملتا۔ سروسز چارجز بھی نہ پڑتے اور امریکی کسان کی فلاح کیلئے بھی خود امریکہ کو کچھ کرنا پڑتا۔ ۹۸ء میں پاکستان میں اپوزیشن اندرونی محاذ پر بہت مصروف رہی خصوصاً پاکستان عوامی اتحاد کی جماعتیں آپس میں دست و گریباں ہو کر عید کے بعد حکومت کے خلاف تحریک چلانے کی نیٹ پریکٹس کرتی رہیں تاکہ بوقت ضرورت دشواری پیش نہ آئے۔ پریکٹس نامکمل ہونے کی وجہ سے عید کے بعد حکومت کے خلاف تحریک کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ۹۸ء کی یہ تصویر ہماری حکومت کو قطعاً پسند نہیں آئی۔ لہٰذا سال کے آخری ماہ میں بھرپور لوڈشیڈنگ کی جا رہی ہے تاکہ دھندلے آئینہ میں کچھ نظر نہ آئے اور آسانی سے سب اچھا کا دعویٰ کیا جا سکے —— کوئی ہے جو پاکستانیوں کے چہروں پر مسکراہٹ واپس لائے' جو گئے وقت کی مانند رخصت ہو چکی ہے۔ ہمیں کچھ کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ امریکن چڑیاں کھیت چگ جائیں۔

تقویٰ کا معیار اکلِ حلال پر اکتفا اور حرام سے اجتناب ہے!

اللہ تعالیٰ نے روزہ کو دیگر تمام عبادات سے ممتاز و جداگانہ حیثیت عطا کی ہے

جب قلب روح کے انوار و تجلیات سے منور ہو کر جگمگاتا ہے تو اس سے پورا انسانی وجود منور ہو جاتا ہے

انسانی تاریخ میں صوفیاء کرام سے زیادہ انسانی نفسیات سے آگاہ کوئی دوسرا طبقہ نہیں گزرا

انوار و تجلیات سے منور انسانی وجود کا کامل مصداق اور تکمیلی مرتبہ ذات محمدیؐ کو حاصل ہے

نفس، قلب اور روح انسان کی باطنی شخصیت کے تین درجے ہیں

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے یکم جنوری ۹۹ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

رمضان المبارک کے دوسرے عشرے کو نبی اکرم ﷺ نے عشرۂ مغفرت قرار دیا ہے، چنانچہ ہمیں چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں شعور حاصل ہو کہ رمضان المبارک کی برکات اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟ جب تک ہمیں برکات، ان حکمتوں اور مقاصد کا شعور حاصل نہ ہو اس وقت تک ہم ان سے پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

عظمتِ صیام و قیام رمضان کے فہم کے دو درجے ہیں۔ رستہ خطابِ جمعہ میں پہلے درجہ پر روشنی ڈالی گئی تھی جبکہ اس وقت دوسرے درجہ کے متعلق گفتگو پیش نظر ہے۔ روزہ کی عبادت کا اصل مقصد ضبط نفس ہے جسے دین کی اصطلاح میں تقویٰ کہا جاتا ہے۔ تقویٰ کو دین میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی لئے تقویٰ کا درست تصور بھی ضروری ہے۔ روزہ سے متعلق آیات میں سے آخری آیت میں فرمایا گیا کہ آدمی حرام خوری سے بچے، تقویٰ سے متعلق یہ مشکل ترین شے ہے۔ تقویٰ کے مظاہر میں سے لباس اور وضع قطع اپنا لینا آسان بات ہے یہ اصل تقویٰ نہیں ہے۔ تقویٰ کا معیار یہ ہے کہ انسان اکل حلال پر اکتفا کرے اور حرام سے اجتناب کرے۔ روزہ کا مقصود تقویٰ ہے اور اس میں نماز تراویح کی عبادت مقرر کی گئی ہے، چونکہ رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے اس لئے تراویح کی عبادت اس کے ساتھ تعلق کی تجدید کا ایک ذریعہ ہے۔ نماز تراویح کی ادائیگی سے انسان کم از کم ایک دفعہ پورے قرآن سے گزرتا ہے۔ اگرچہ ہم قرآن کی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس کی برکات سے محروم رہ جاتے ہیں مگر اہل عرب کا محض تراویح کی ادائیگی ہی سے قرآن سے ذہنی و قلبی تعلق استوار ہو جاتا ہے۔ قرآن سے استفادہ کی بنیادی اور اولین شرط تقویٰ ہے، اگرچہ قرآن نے خود کو ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ بھی قرار دیا ہے مگر قرآن سے بھرپور استفادے کے لئے روزہ کی عبادت فرض کی گئی جس کا حاصل تقویٰ ہے، اسی تقویٰ کی دولت کے ساتھ قرآن سے مستفید ہونے کے لئے تراویح کی عبادت مقرر کی گئی ہے۔ یہ تو عام سطح ہے جس پر مساجد میں عمل ہو رہا ہے لیکن ایک گہری سطح بھی ہے وہ یہ کہ سمجھا جائے کہ صیام و قیام رمضان کا فلسفہ کیا ہے؟

بخاری و مسلم کی بیان کردہ حدیث کی رو سے اللہ تعالیٰ نے روزہ کی عبادت کو دیگر تمام عبادات سے ممتاز و جداگانہ حیثیت عطا فرمائی ہے چنانچہ فرمایا گیا کہ تمام نیکیوں کا اجر انسان کو دس سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا مگر سوائے روزہ کی عبادت کے۔ فرمایا، روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا بلکہ ایک اور قراءت کی رو سے یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ میں خود ہی روزہ کی جزاء ہوں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ آخر روزہ میں ایسی کونسی صفت ہے جس کی بنا پر اسے ایسا امتیاز و خصوصیت حاصل ہے، اس امتیاز و خصوصیت کو سمجھنا ازحد ضروری ہے۔

انسان کی ایک ظاہری اور دوسری باطنی و معنوی شخصیت ہے۔ باطنی پہلو سے ماہرین نفسیات بحث کرتے ہیں کہ انسان کے باطن کے اندر کون کون سے تقاضے اور داعیات ہیں؟ فرائڈ کے نظریات اگرچہ بڑے گمراہ کن ہیں مگر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسے انسانی نفسیات کا گہرا مشاہدہ حاصل تھا۔ چنانچہ فرائڈ کے نزدیک انسان میں سب سے زیادہ طاقتور جنسی جذبہ ہے جبکہ باقی تمام جذبات اس جنسی جذبے کے تابع ہیں۔ فرائڈ نے انسانی نفس کے تین درجے معین کئے ہیں جس کا اسے واقعتاً کریڈٹ دیا جانا چاہئے۔ قرآن مجید میں بھی انسان کی باطنی شخصیت کے تین درجے بیان کئے گئے ہیں چنانچہ فرائڈ کے مشاہدے کی گہرائی کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔ فرائڈ نے انسانی شخصیت کے سب سے نچلے درجے کو IDD یا Libido قرار دیا ہے جسے ہم حیوانی جبلتوں اور تقاضوں کا نام دیتے ہیں مثلاً پیٹ کھانے کو مانگتا ہے کہ زندگی کی بقاء کا دارومدار اسی پر ہے، بقائے نسل کے لئے جنسی جذبہ ہے، انسان آرام و سکون چاہتا ہے تاکہ جو طاقت خرچ ہو جاتی

ہے اسے از سرِ نو بحال کیا جاسکے' انسان کے اندر غلبہ پانے کی خواہش موجود ہے' جس کے باعث اختلافات اور تفرقہ بازی جنم لیتی ہے اور اسی طرح جذبۂ حبِ تفوق کی وجہ سے دُنیا میں ایک ہنگامہ آرائی برپا ہے۔ انسان کے اندر یہ سب سے پست تر درجہ ہے۔ یہ تمام حیوانی تقاضے بھرپور تسکین چاہتے ہیں۔ نفس انسانی صرف غذا ہی کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ چٹخارے دار کھانوں کا خواہش مند ہوتا ہے' اسی طرح جنسی جذبہ بھی اپنی بھرپور تسکین چاہتا ہے' وہ کسی حلال و حرام کی پابندی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ان حیوانی تقاضوں اور جذبات و خواہشات کو ایک اور چیز کنٹرول کرتی ہے جسے فرائڈ نے ایگو (Ego) کا نام دیا ہے جسے خودی یا "انا" بھی کہا جاتا ہے۔ انسانی خودی نفس کے تقاضوں کو کنٹرول کرتی ہے اسی خودی یا انا کے اوپر ایک اور بالاتر شے ہے جس کو فرائڈ "Super Ego" کا نام دیتا ہے۔ اس کی جو تعبیر و تشریح اس نے کی ہے وہ بڑی گمراہ کن ہے کہ معاشرتی اقدار انسانی انا کو کنٹرول کرتی ہیں۔ بہرحال انسان کی معنوی شخصیت کے تین درجے ہیں جنہیں صوفیاء کی زبان میں لطائف کا نام دیا جاتا ہے۔ صرف مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ پوری نوع انسانی میں صوفیاء سے زیادہ انسانی نفسیات سے پوری طرح آگاہ کوئی دوسرا طبقہ نہیں گزرا۔ اگرچہ بعض صوفیاء کرام نے پانچ اور کچھ نے چھ لطائف کا تذکرہ کیا ہے مگر قرآن مجید میں تین لطائف کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں سے اولاً نفس ہے' جسے اِڈ (IDD) کے مساوی درجہ دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کہتا ہے کہ ﴿ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء ﴾ بے شک نفس کا تو کام ہی برائی کا حکم دینا ہے۔ نفس حلال و حرام کی تمام حدود کو پھلانگنا چاہتا ہے۔ قرآنی نفسیات کی رو سے نفس انسانی کا دوسرا درجہ قلب ہے جو ہمارے حیوانی وجود کا بھی حصہ ہے' اس حوالے سے قلب کا کام پورے جسم میں خون کو پمپ کرنا ہے۔ تاہم یہی قلب انسان کے معنوی وجود کا منبع ارادہ ہے۔ رُوح کو قلب سے بلند تر درجہ حاصل ہے' نفس' قلب اور رُوح میں سے لطیف ترین شے رُوح ہے جس کا مسکن قلب ہے جو اس رُوحِ ربانی کی باطنی آنکھ بھی ہے اور باطنی کان بھی۔ اسی طرح رُوحِ انسانی سوچنے اور غور و فکر کرنے کا فریضہ بھی ادا کرتی ہے گویا اس میں تفقہ اور تعقل کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ قرآن مجید میں غافل انسانوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کی آنکھیں تو ہیں مگر یہ ان سے دیکھتے نہیں' ان کے کان تو ہیں مگر یہ ان سے سنتے نہیں اور ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سوچنے کا کام نہیں لیتے۔ ایک فارسی شعر میں اسی حقیقت کو آشکار کیا گیا ہے:

دیدن دگر آموز' شنیدن دگر آموز
دم چیست پیام شنیدی نہ شنیدی
در خاکِ تو یک جلوۂ آمیز نہ دیدی
دیدن دگر آموز' شنیدن دگر آموز

یعنی ان ظاہری آنکھوں کے دیکھنے کی بجائے کچھ اور دیکھنا سیکھو' اسی لئے دوسرا سننا سیکھو۔

ایک اہم بات یہ سمجھنے کی ہے کہ اس رُوحِ ربانی کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے اور ذات باری تعالیٰ کے ساتھ رُوحِ انسانی کا تعلق اب بھی قائم ہے۔ ذات باری تعالیٰ اور رُوحِ انسانی کے تعلق کی وضاحت کے لئے صوفیاء بڑی خوبصورت مثال دیتے ہیں کہ جیسے سورج کے ساتھ اس کی کرنوں کا تعلق ہوتا ہے' اسی طرح رُوحِ انسانی کا تعلق ذات باری تعالیٰ کے ساتھ استوار ہے اور سورج کی کرنوں کی طرح رُوح بھی اپنے مرکزِ اصلی یعنی ذات باری تعالیٰ کی طرف لوٹ جانا چاہتی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ ﴿ انا للہ وانا الیہ راجعون ﴾ "بے شک ہم اللہ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ یہ "اِنَّا" درحقیقت ہمارا رُوحانی وجود ہی ہے جو اپنے اصل مرکز کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

انسانی قلب کو نفس حیوانی اور رُوحِ ربانی کے مابین ایک پردہ کی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ سورۂ نور میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ جیسے ایک چمنی ہے' جس میں چراغ جل رہا ہے۔ قلب انسانی کی مثال ایک چمنی کی سی ہے جس میں رُوح کا چراغ جل رہا ہے۔ رُوح چاہتی ہے کہ قلب کو اپنی جانب متوجہ کرے اور کھینچے جبکہ نفس قلب کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اگر قلب نفس کی طرف مائل ہو جائے تو نفس امارہ کی تمام خرابیاں روبہ عمل آجائیں گی اور رُوحِ ایمانی کے انوار و تجلیات سے انسان محروم ہو جائے گا اس کیفیت کو قرآن میں ﴿ ظلمت بعضها فوق بعض ﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن اگر قلب اپنا رخ رُوح کی طرف کرلے تو پھر نہ صرف یہ کہ دل خود بھی رُوح کے انوار سے منور اور روشن ہوگا بلکہ یہ پورے وجود کو بھی منور کرے گا۔ قلب رُوح کے انوار و تجلیات سے مکمل طور پر منور ہو کر جگمگا اٹھے اور پورے انسانی وجود کو روشن کردے تو اس کا مصداق کامل اور تکمیلی درجہ ذات محمدیؐ ہی کو حاصل ہے۔ گویا آپؐ سراپا اور مجسم نور ہیں۔ آپؐ کے قلب کی رُوحانیت نے رُوحِ ربانی کی نورانیت کو اس طرح اپنے اندر جذب کرلیا کہ

پریس ریلیز

سودی نظام کے خاتمے کے ضمن میں
حکومت منافقانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے ○ ڈاکٹر اسرار احمد

یکم جنوری۔ سودی نظام کے خاتمے کے ضمن میں حکومت بدترین منافقانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے اور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے وعدہ خلافی اور جھوٹ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں خطاب جمعہ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے گزشتہ دور حکومت میں شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرکے اسے سرد خانے میں ڈال دیا گیا ہے جب کہ اب حکومت کی طرف سے غیر سودی نظام کے بارے میں راہنمائی کی آڑ میں عدالت سے متبادل نظام مہیا کرنے کی مجوزہ اپیل ایک نیا شوشہ ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ نواز شریف نے مئی 97ء میں اپنے والد میاں محمد شریف کی موجودگی میں ایک ملاقات کے دوران ایک سال میں سودی نظام کو ختم کرنے کا دو ٹوک وعدہ کیا تھا جس سے اب وہ مسلسل انحراف کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر قانون خالد انور عقل سے کام لیں اور شرعی عدالت پر سود کا متبادل نظام مہیا کرنے کی ذمہ داری نہ ڈالیں۔ شرعی عدالت نے سود کی حرمت کا فیصلہ کرکے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے لہٰذا اب عدالت سے رہنمائی کی درخواست کرنا غیر معقول مطالبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم میاں نواز شریف کی ہدایت پر وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں سودی نظام کے خاتمے کے لئے قائم کردہ کمیشن نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کردی ہے مگر اس رپورٹ کو نافذ کرنے کی بجائے حکومت کی طرف سے شرعی عدالت سے رہنمائی کی اپیل کرنا نیت کی خرابی کا مظہر ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ اس وقت اگرچہ نواز شریف کی حکومت بہت مضبوط ہے اور کلنٹن نواز شریف گٹھ جوڑ قائم ہے مگر نواز شریف کو مضبوط کرسی والے ذوالفقار علی بھٹو کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف شریعت کے علمبردار بن کر مخالف شریعت اقدامات سے گریز کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ امریکہ فرعونی طاقت کی حیثیت اختیار کرچکا ہے جس کے آگے کہ روس کا واویلا دھمکیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے امریکی قوم سے کہا کہ وہ صدر کلنٹن کو عالمی دہشت گردی سے روکے۔

آپ کا پورا وجود اس سے منور ہو گیا۔ نفس کی تمام ظلمتیں دب گئیں اسے قرآن میں ﴿ نور علی نور ﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ انسانی جسم کے تقاضے پورے ہو رہے ہوں تو نفس کو راحت ملتی ہے وگرنہ اسے تکلیف اور کوفت ہوتی ہے جبکہ یہ تقاضے بقائے حیات کے لئے بھی لازمی اور ضروری ہیں۔ لہٰذا انسانوں کی عظیم اکثریت کی اصل توجہ انہی تقاضوں کو پورا کرنے میں رہتی ہے جس سے رُوح عدم توجہی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس عدم توجہی کی وجہ سے رُوح لاغر' کمزور اور مضمحل ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور آخری مرحلے میں رُوح کی موت واقع ہو جاتی ہے اور قلب رُوح انسانی کا مدفن یا مقبرہ بن جاتا ہے۔ اس وقت حیوانِ انسان تو موجود ہوتا ہے مگر انسانی شخصیت کا باطنی پہلو ختم ہو کر رہ جاتا ہے ایسے ہی انسانوں کو قرآن ﴿ کالانعام بل ھم اضل ﴾ کا خطاب دیتا ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات کے مقام بلند پر فائز کرنے کا دارومدار تو رُوح ربانی پر ہی ہے جب یہ رُوح ہی مرجائے تو یہ انسان نما حیوان بن جاتا ہے ایسے ہی انسانوں کو قرآن ﴿ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ ﴾ کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ چنانچہ اس تناظر میں روزہ کی عبادت انسان کے نفسانی و حیوانی تقاضوں کو دباتی اور کمزور کرتی ہے اس سے کمزور و مضمحل اور بے ہوش رُوح کو کچھ آسودگی حاصل ہوتی ہے' لیکن اگر رُوح مرچکی ہو تو روزہ سے انسان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ تاہم اگر پہلی صورت ہے تو نفسانی تقاضوں کو دبانے سے رُوح پر پڑنے والا بوجھ اور دباؤ کم ہوتا ہے اور پھر رات کو قرآن کا آبِ حیات اس پر پڑنے سے اسے مزید تقویت اور نشوونما حاصل ہوتی ہے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے ((یَابَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ - یَابَاغِیَ الشَّرِّ اَدْبِرْ)) یعنی اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ' پیش قدمی کر کہ یہ نیکیوں کے لئے سازگار موسم ہے اور اے شر کے طالب پیچھے ہٹ۔ چنانچہ رُوح سے جب خواہشات نفسانی کا بوجھ اُترتا ہے تو پھر کلام ربانی کے نور کا اس پر چھڑکاؤ ہوتا ہے جس سے رُوح کو حیات تازہ مل جاتی ہے۔ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے' ایک شخص شدت پیاس سے تڑپ رہا ہو تو عین اسی لمحے کوئی شخص اچانک آن پہنچتا ہے جو اسے پہلے تو پانی کے چھڑکاؤ سے ہوش میں لاتا ہے اور پھر اس کی پیاس بجھا دیتا ہے۔ اب اس وقت پیاسے شخص پر پانی کی نعمت کی جو قدر و منزلت منکشف ہو گی اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ پیاسا شخص جب پانی سے سیراب ہو کر اٹھے گا تو پھر وہ لازماً اپنے معمولات کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اس مثال کو ذہن میں رکھ کر سوچئے کہ ہماری رُوح عدم توجہی کی وجہ سے بے ہوش تھی' رُوح کی اس بے ہوشی کے عالم میں ہم نے اپنے جسمانی تقاضوں کو دبایا تو رُوح کو کچھ ہوش آیا اور وہ بیدار ہوئی' جب اس رُوح کو قرآن سنایا جائے گا تو معلوم ہو گا کہ قرآن سے قیمتی شے کوئی نہیں۔ چنانچہ روزہ کے احکام والی آیت کا اختتام ﴿ لعلکم تشکرون ﴾ کے الفاظ پر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نعمت کی قدر کے حوالے سے ہی شکریہ ادا کرنا ممکن ہوتا ہے۔ جب رُوح پر کلام ربانی کی بارش پڑے گی تو پھر انسان کو اس نعمت ہدایت کا احساس ہو گا۔ چنانچہ دوسرے درجہ میں ایک گھنٹے کی عام تراویح کی بجائے اگر تہائی اور آدھی رات تک قیام اللیل کے ذریعے رُوح کو سیراب کیا جائے تو اس کے نتیجے میں رُوح اپنے مرکز یعنی ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گی۔

چنانچہ جب رُوح انسانی کلام ربانی کی بارش سے سیراب ہو جاتی ہے تو ایسی ہی رُوح کے لئے فرمایا گیا کہ اے نبی جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو انہیں بتایئے کہ میں قریب ہی ہوں اور میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ جب چاہو اور جہاں چاہو مجھے پکارو کہ مجھے پکارنے کے لئے وقت اور جگہ کی قید کے علاوہ طہارت کی بھی شرط نہیں ہے۔ لہٰذا رُوح انسانی بھی "کل شیء یرجع الی اصلہ" کے مصداق اللہ کی طرف لوٹنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو گی۔ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی خواہش اور تمنا کا نام "دعا" ہے۔ لیکن قبولیت دعا کے لئے ایک شرط ہے' وہ یہ کہ لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہیں۔ گویا یہ اللہ اور بندے کے مابین ولایت باہمی کا معاملہ ہے۔ تم اللہ کے ولی اور اللہ تمہارا ولی۔ تم اللہ کی سنو' وہ تمہاری سنے گا۔ اگر انسان یہ شرط پوری کر دے تو پھر فرمایا گیا کہ ﴿ لعلھم یرشدون ﴾ پھر انسان کو اس کی آخری منزل یعنی "رشد" سے سرفراز فرما دیا جائے گا۔ یہی وہ مقام ہے جسے صحابہؓ کی مدح کے طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ﴿ ھم الراشدون ﴾ سوال یہ ہے کہ اللہ کی پکار ہے کیا؟ ایک جگہ فرمایا گیا: "اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب کہ تمہیں دعوت دی جائے" اسی طرح اللہ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کے مددگار بن جاؤ' اے ایمان والو انصاف کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ' عدل و انصاف کے قیام کے لئے پوری قوت کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ مگر ہم اس الٰہی پکار پر لبیک کہنے کی بجائے اپنے دُنیاوی مفادات ہی کے لئے بھاگ دوڑ کرنے میں مصروف عمل ہیں اور ہماری نماز' روزہ' قربانی سب کچھ اسی دُنیا کی زندگی ہی کے لئے ہے۔ اگر ہم اپنے طرز عمل کی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہنے والے بن جائیں تو اللہ تعالیٰ ہماری ہر پکار کا جواب دے گا۔

KHALID TRADERS

IMPORTERS - INDENTORS - STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER - SMALL TO SUPER - LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

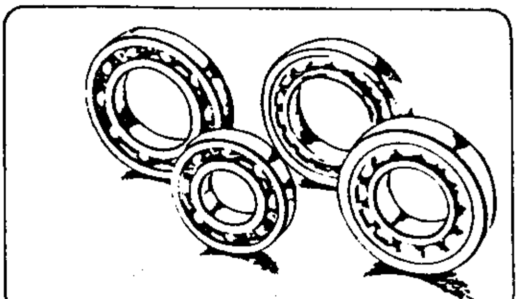

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت

تحریر : فرقان دانش خان

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "تمہارے اندر عہد نبوت جب تک اللہ ہے گا موجود رہے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منہاج نبوۃ قائم ہوگی جو قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر ں کی جگہ کاٹ کھانے والی ملوکیت قائم ہو جائے گی۔ جو ب تک اللہ چاہے گا بر قرار رہے گی۔ اس کے بعد دوبارہ افت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو جائے گی۔" حضرت م حسنؓ کی خلافت کے منصب سے دست برداری پر افت راشدہ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ختم ہو گئی اور امیہ کا دور حکومت شروع ہو گیا جو حدیث بالا کے مطابق افت ملوکیت تھی۔ البتہ اصطلاحاً اس دور کو بھی خلافت ہا جاتا ہے۔ صحابی رسولؐ، کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ ندان بنو امیہ کے پہلے خلیفہ تھے۔

حضرت امیر معاویہؓ اپنے والد حضرت ابو سفیانؓ کے راہ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضور اکرم کے زمانہ میں آپؓ حنین اور طائف کے غزوات میں ریک ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں آپؓ نے شام کی م میں ایک فوجی دستے کے افسر کی حیثیت سے متعدد رکوں میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں آپؓ کو دمشق (شام) کا والی مقرر یا۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آپؓ کو رے شام کا والی (گورنر) مقرر کر دیا۔ خلافت عثمانیؓ میں ضرت امیر معاویہؓ کا اہم کارنامہ اسلامی بحری بیڑے کا م تھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ بفہ مقرر ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ ے قصاص کا مطالبہ لیا۔ جس کے نتیجے میں صفین کے مقام حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان طویل ب ہوئی۔ آخر کار حضرت علیؓ نے طویل خانہ جنگی سے ۔ آکر امیر معاویہؓ سے مصالحت کر لی اور یوں شام، مصر ر مغربی علاقوں پر امیر معاویہؓ کی حکومت قائم ہو گئی۔ ۔ عراق، ایران اور مشرقی علاقے حضرت علیؓ کے زیر ظام رہے۔ ۴۰ھ میں حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ت اسلامیہ کو متحد کرنے کی غرض سے امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کا فیصلہ کیا۔ اور ۴۱ھ میں امیر معاویہؓ پوری مملکت اسلامیہ کے متفقہ خلیفہ قرار پائے۔

حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت کو مورخین کے دور خلافت راشدہ میں شمار نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ خلافت راشدہ میں تو تمام مثالی خوبیاں موجود تھیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں تمام خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلفائے راشدین احتیاط اور عزیمت کی راہ پر عمل پیرا تھے۔ جبکہ امیر معاویہؓ رخصت اور مباحات کی حد تک خلاف احتیاط امور بھی گوارا کر لیتے تھے۔ تاہم خلافت راشدہ اور امیر معاویہؓ کے دور میں تقویٰ اور فسق کا کوئی فرق واقع نہ ہوا تھا۔ اکابر صحابہ کرامؓ کو حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں جو خامیاں نظر آتی تھیں وہ خلفائے راشدین کی نسبت سے تھیں۔ دوسرے یہ کہ امیر معاویہؓ فقیہہ وقت تھے۔ آپؓ نے بہت سے معاملات میں اجتہاد سے کام لیا۔ جس میں آپؓ سے اجتہادی غلطیاں بھی ہوئیں۔ حدیث صحیح کے مطابق مجتہد اگر حق پر ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ اور اگر غلطی کا مرتکب ہو تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔ چنانچہ ان اجتہادی غلطیوں کی بنا پر آپؓ کے دور حکومت پر اعتراض کرنا درست نہیں۔

ایک بار مشہور محدث حضرت اعمشؒ کے سامنے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے عدل و انصاف کا ذکر چل نکلا تو اعمشؒ نے فرمایا "تم اگر حضرت امیر معاویہؓ کا عدل انصاف دیکھ لیتے تو تمہارا کیا حال ہوتا"۔ (منہاج السنہ)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ میں سے کون افضل ہے۔ تو ابن مبارکؒ نے فرمایا "حضرت امیر معاویہؓ کی ناک کی مٹی بھی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے افضل ہے۔" (البدایہ والنہایہ)؟

حضرت ابراہیم بن میسرہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے زندگی بھر کسی شخص کو اپنے ہاتھ سے کوڑے نہیں مارے۔ لیکن ایک بار کسی نے حضرت امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہا تو اس کو تین کوڑے مارے اور تمام زمانہ خلافت میں یہی کوڑے تھے جو عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے ہاتھ سے مارے۔" (طبقات ابن سعد)

علامہ ابن تیمیہؒ نے دور خلافت راشدہ اور دور امیر معاویہؓ کے بارے میں جو فرق بیان کیا ہے، اس سے بہت سے اعتراضات کا جواب مل جاتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ "مسلمان بادشاہوں میں کوئی حضرت امیر معاویہؓ سے بہتر نہیں۔ ہاں اگر ان کے دور کا موازنہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے کیا جائے تو فضلیت کا فرق واقع ہو گا۔"

علامہ ابن حجرؒ کے مطابق "حضرت معاویہؓ پہلے بادشاہ ہیں، جو خلیفہ بھی تھے۔ البتہ آپؓ کی خلافت بہت سے معاملات میں خلفائے راشدین کے طریقوں سے جدا ہو گئی تھی، اور اس پر ملوکیت کی مشابہت غالب آگئی تھی۔"

مختصراً یہ کہ ان چند وجوہات کی وجہ سے آپؓ کے دور خلافت کو خلافتِ ملوکیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بقیہ : مکالمہ

کامیاب بنانے کے لئے تیار رہیں؟

○ براہیمی ثالث کا کردار ادا کر رہے ہیں مگر ان کی کامیابی کا انحصار طرفین کے تعاون پر ہے جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہمارا تعاون تکمیل کو پہنچ چکا ہے اب دوسرے فریق کو تعاون کرنا ہے ہماری توقعات کا انحصار اس کے تعاون پر ہے۔

☆ میرا آخری سوال یہ ہے کہ مستقبل کے افغانستان میں پختون اور دوسرے قبیلوں کے آپس میں کیا تعلقات ہوں گے؟ مزید یہ کہ حنفی جماعت اور دوسری اسلامی جماعتوں کے باہمی تعلقات کے متعلق آپ کا کیا اندازہ ہے؟

○ افغانستان کی پوری تاریخ میں مختلف نسلوں کے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں اور اب انہیں جدائی پسند نہیں، کچھ متحارب گروہ اپنے فائدے کے لئے اس کو ہوا دے رہے تھے ان کی ناپاک کوششوں کا عوام نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا، ہمارے ہاں کسی قسم کی فرقہ واریت بھی نہیں۔

تقریب نکاح

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ بروز جمعۃ المبارک مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں تقریب نکاح مسنونہ بنت محمد بن عبد الرشید رحمانی (رفیقہ تنظیم) ہمراہ عزیزم ظہیر محمد ولد محمد بنارس (رفیق تنظیم) منعقد ہو گی۔ تقریب نکاح میں رفقاء و احباب سے شرکت کی خصوصی درخواست ہے۔

مسلمان کا خون اتنا ارزاں کبھی نہ تھا!

اسلامی امارت افغانستان کے امیر کو پوری ملت اسلامیہ اپنا قائد تسلیم کرلے

تحریر : صفدر بیگ

مسلمان اُمت جس پستی اور مظلومیت کا شکار ہے اس پر اُمت کا ہر فرد آہ وفغاں کر رہا ہے اور ایسا کرنا منطقی بات ہے۔ درجہ بدرجہ جس شخص کی جتنی اہمیت ہے اس کی بات اتنی ہی نمایاں ہو کر سامنے آتی رہی۔ ہمارے انہی دانشوروں اور اُمت کے خیر خواہوں کے رونے دھونے کے نتیجے میں ہمیں بھی اپنی حیثیت کا احساس ہوا کہ

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا کہ جس کا ہے تو اک ٹوٹا ہوا تارا

ہمیں بھی معلوم ہوا کہ ہم کس بلندی سے پستی میں گر چکے ہیں۔

غرض کہ غم کی ایک طویل رات ہے جس کا سویرا دیکھنے کو اُمت کے دردمند حضرات انتظار کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ اس غم کی طویل رات کا نقشہ اور کیفیت تو اب طویل عرصہ سے ہر مسلمان دیکھ سکتا ہے وہ چاہے بوسینا کی شکل میں ہو' چاہے کشمیر کی شکل میں ہو یا چیچنیا کی شکل میں' ان سب سے بڑھ کر دور حاضر میں یہ نقشہ ایک مست ہاتھی کے دنیا میں ایک تھانے دار ہونے کی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے کہ امریکہ جب چاہتا ہے کسی بھی مسلم ملک پر حملہ کر دیتا ہے۔ جبکہ باقی مسلمان ممالک اپنی قسمت پر رو لیتے ہیں۔ بلکہ اب تو رونا بھی نہیں بس اتنا ہی کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ معاملہ جمہوریت کے خلاف ہے۔ گویا جمہوریت کو معیار بنا کر اور حملے کی مذمت کر کے ہم نے سمجھ لیا کہ امریکہ کو اس کے ناجائز قدم کی سزا مل گئی۔ مسلمان کا اتنا سستا خون تو کبھی نہیں تھا جتنا اب ہو چکا ہے۔

اُمت مسلمہ پر ظلم و زیادتی کے نتیجے میں منطقی طور پر ذہن میں سوال ابھر رہے ہیں کہ یہ ظلم کی رات کیسے ختم ہو گی کیونکہ یہ مسکنت اگر ختم نہ ہوئی تو کیا گارنٹی ہے کہ کل ہمارا ملک ان حالات سے دوچار نہ ہو۔ اگرچہ ہم "مہذب" طور پر تو جال میں پھنس چکے ہیں۔ ہمارے ہاتھ پاؤں کٹ چکے ہیں' لیکن ظلم کا ننگا وار ابھی باقی ہے ایسا وار جس سے شاید کوئی مسلم ملک نہ بچ سکے گا۔ اللہ ہمیں اس عذاب سے بچائے۔ آمین! ان حالات سے نپٹنے کے لئے مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ U.N.O سے مسلمانوں کو باہر نکلنا چاہئے اور اپنی U.N.O بنانی چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ امریکہ سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سے اپنے کاروباری تعلقات و معاہدات ختم کرنے چاہئیں۔ میرے خیال میں ان تجاویز میں جزوی حل ضرور ہے مکمل حل نہیں ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ حکمران نہی عن المنکر کے ضمن میں سب سے آخری درجے سے کام لیں اور صرف دل سے ہی برائی کو برا جان کر نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں۔ غور کیا جائے تو یہ مرحلہ اس وقت روبہ عمل ہو گا جب ہاتھ میں اختیار نہ ہو۔ اختیار کی موجودگی میں تو ہاتھ سے نہی عن المنکر کرنا ہو گا۔ بالکل اسی طرح آج کامن ویلتھ آف مسلم نیشنز کی ضرورت سے آگے بڑھ کر ایک اُمت اور ایک امیر کی شکل اختیار کرنی ہو گی۔ اسلام میں یکجا ہونے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ تو امیر اور مامور کی شرط کے ساتھ ہے جو کہ ہم سب مسلمانوں کے ذہنوں سے محو ہو گیا ہے۔ اگر اپنی U.N.O بھی بنائی تو پھر بھی مسلمان ممالک تو الگ الگ ہی ہوں گے۔ ان ممالک کے سربراہان کی شخصی حیثیت تو برقرار رہے گی اور یہ حکمران خود بھی اپنی شخصی حیثیت برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش بھی کرتے رہیں گے' جس کے نتیجے میں سر پھٹول ہوتی رہے گی۔ اس کی مثال اسلام کے روشن ایام یعنی خلافت کے دور کی ہے۔ اس میں اپنی حکومت برقرار رکھنے والی شق کو نکال دیں۔ لیکن فی الحال حقائق یہی ہیں کہ حکومتیں آپس میں برسرپیکار ہوئیں۔ مطلب یہ کہ جب تک اُمت یکجا رہی' ایک ہی امیر رہا' اس وقت تک اُمت خیر اُمت کا نمونہ بنی رہی لیکن جب سے مسلمانوں کی مختلف حکومتیں بنیں اس وقت سے اُمت میں بگاڑ شروع ہو گیا پھر وہ اُمت جو "تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا" کا نقشہ پیش کر رہی تھی اس کے لئے اپنے ہی وجود کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ہوتے ہوتے پوری اُمت کے حصے بخرے ہو گئے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ اکیلی اکیلی انگلی کے مانند اُمت آزاد تو ہے' حرکت تو کر سکتی ہے لیکن اپنا دفاع نہیں کر سکتی۔ یہ دفاع اسی وقت ممکن ہے جب اُمت کا ایک ہی امیر ہو گا اور یہ امیر کسی دنیاوی ناپ تول کے پیمانوں کے نتیجے میں نہیں بلکہ تقویٰ کی بنیاد پر بنے۔ جس کا مظہر یہ ہو کہ وہ اللہ کے دین کے نفاذ کے سلسلے میں مخلص ہو۔ اس کام کے لئے اس وقت اگر اُمت کا ہر فرد چھوٹے سے لے کر بڑے تک افغانستان کے امیر کو اپنا امیر تسلیم کر لے تو اُمت اس ذلت اور مسکنت سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے۔ ورنہ جس طرح الگ الگ انگلی مروڑ دی جاتی ہے اسی طرح ایک ایک کر کے تمام اسلامی ممالک تباہ ہو جائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہاتھ کی انگلیوں کی طرح یکجا ہو کر ایک مکے کی شکل اختیار کریں' جو کہ دشمن کے منہ پر اپنے اثرات چھوڑے۔

حکیم الامت علامہ اقبال بھی اسی یکجائی کا نقشہ لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے کہ اس وقت کوئی اُمت مسلمہ تو کہیں نظر نہیں آتی اور نہ ہی اس کا امکان ہے۔ اگر مسلمانوں کی "کامن ویلتھ" بھی وجود میں آ جائے تو غنیمت ہے۔ لیکن اصل ہدف تو یہی ہونا چاہئے کہ ایک ایسی اُمت تشکیل پائے جس کا ایک ہی امیر ہو۔ اس اعتبار سے اگر اس ہدف کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں تو انہیں ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے اور اُمت کو کسی لمحہ کا انتظار کئے بغیر اپنے فرض کو ادا کرنے کے لئے اس اُمت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ یعنی امیر المومنین افغانستان کو اپنا امیر ماننا چاہئے۔ جہاں تک اس کے فرض ہونے کا تعلق ہے تو جب اُمت کا فرض شہادت علی الناس ٹھہرا یعنی اُمت کے ذمے ہے کہ لوگوں کو بتائے کہ اللہ کا دین کیا ہے تاکہ لوگ اللہ کے ہاں جا کر یہ عذر نہ کر سکیں کہ اے اللہ ہمیں تیرا دین پہنچا ہی نہیں۔ اگر اُمت اس فرض کی ادائیگی کے لئے ماری ماری پھر رہی تھی تو آخر کار اسی اُمت کے ایک حصے افغانستان کو اللہ نے اس کام کے لئے چن لیا۔ چنانچہ پوری اُمت کو اب اپنی گم شدہ متاع سمجھ کر اس کے ساتھ ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ کا رویہ اختیار کرنا چاہئے اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے اس اُمت میں شامل ہونا چاہئے۔

دوسری طرف اس مسئلے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حضرت ملا محمد عمر اور ان کے نائبین جو مختلف عہدوں پر فائز ہیں' کو چاہے کہ اس مسئلے کو کھول کر بیان کریں۔ مبہم سے بیانات دے کر اس مسئلے کو مزید نہ اُلجھائیں۔ مثلاً اس طرح کے بیانات دینا کہ "اُمت پر جہاد فرض ہو گیا ہے" "افغانستان کی مدد کرنا اُمت پر فرض ہے" یہ بیانات وہ کس بنیاد پر دے رہے ہیں جب کہ ابھی تک پوری اُمت نے ان کو اپنا امیر نہیں مانا۔ یعنی جب پہلے لوگ انہیں اپنا امیر مان لیں گے تب یہ چیزیں فرض ہوں گی اس سے پہلے گھر بیٹھے بیٹھائے کیسے فرض ہو جائیں گی؟ امیر المومنین افغانستان پر لازم ہے کہ وہ اُمت کو اس کے فرض کی ادائیگی کے لئے پکار لگائیں یعنی واضح پروگرام دیں کہ ہمارا مقصد دنیا سے ظلم کا خاتمہ ہے۔

جوابِ آں غزل

صرف دینی جماعتوں کے وجود پر ہی اعتراض کیوں؟

تحریر : شادمان مسعود صدیقی

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ﴾ (الانعام : ۱۵۹) "بے شک جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور مختلف گروہ ہو گئے ان سے "اے رسول" آپؐ کا کوئی سرو کار نہیں"۔

اس آیۂ مبارکہ کے حوالے سے جناب فضل حق (سابقہ آئی جی پنجاب) روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۵/نومبر ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں اپنے کالم "گاہے گاہے باز خواں" میں رقم طراز ہیں : "آج کل کاروانِ خیر بے شمار ہیں اور آج کل کیا پچاس سال سے ہیں۔ جماعت اسلامی' جمعیت الاسلام' تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب)' سپاہ صحابہ' سپاہ محمد' تبلیغی جماعت' لشکر طیبہ' لشکر جھنگوی' دعوت اسلامی' جمعیت اہل سنت' تحریک جعفریہ اور کیا کہوں گنتی بے شمار ہے۔ اوپر لکھی آیت قرآن کی رو سے یہ تمام ہجوم اور مذہبی تنظیمیں فرقے کہلاتے ہیں"۔

اس سلسلے میں راقم کو یہ عرض کرنا ہے کہ تنظیم اسلامی کوئی فرقہ نہیں۔ بلکہ ایک اسلامی انقلابی جماعت ہے۔ جو حضورؐ کے منہاج پر سب سے پہلے پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں اسلام کے عادلانہ نظام یعنی نظام خلافت کو قائم اور غالب کرنا چاہتی ہے۔ جہاں تک بہت سی جماعتوں کا اقامت دین کے لئے سرگرم عمل ہونے کا تعلق ہے۔ اگر اس کام کے لئے ایک وقت میں کئی جماعتیں جدوجہد کر رہی ہوں تو کوئی حرج نہیں بس اخلاص اور سنت رسولؐ کی پیروی شرط ہے۔ سب کا ایک ہونا رسولؐ کے ساتھ لازم ہوتا ہے۔ جس طرح ایام حج میں منیٰ سے وقوف عرفات تک بیک وقت ہزاروں قافلے چلتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا جھنڈا الگ ہوتا ہے' لیکن سب کا رخ عرفات کی طرف ہوتا ہے اور وہاں سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہزاروں قافلے بھی ہوں' نیت صاف ہو' دل میں خلوص ہو تو وقت آنے پر وہ جڑتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ یہ طرز عمل کھڑے رہنے سے تو بہتر ہے کہ تم بھی کھڑے ہو' ہم بھی کھڑے ہیں ؏

زمین جنبد نہ جنبد گل محمد

اور یہ بھی نہ ہو کہ نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔ اب جس کی نیت چلنے کی ہے اسے چاہئے کہ وہ کوئی قافلہ تلاش کر لے اور جس پر بھی دل مطمئن ہو اس میں شامل ہو جائے۔ اس کے بعد آنکھیں اور کان کھلے رکھے۔ جیسے دنیوی معاملات میں ہم خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں' جب بھی اس سے بہتر قافلہ ملے' اس کی طرف لپک کے۔ البتہ مسالک کی بنیاد پر مذہبی دوکانداری اور فرقہ واریت قابل مذمت ہے اور مضمون نگار نے اوپر جن جماعتوں کی فہرست گنوائی ہے۔ ان میں وہ گروہ جو مسالک کی بنیاد پر باہم دست و گریباں ہیں یا جن کے پیش نظر اقامت دین کی منزل نہیں ان پر تو مضمون میں بیان کردہ اعتراضات منطبق ہوتے ہیں۔ تاہم یہ بات عقل و فہم سے بالاتر ہے کہ فاضل کالم نگار کو صرف دینی جماعتوں ہی پر اعتراض کیوں ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں مسلم لیگ' پیپلز پارٹی وغیرہ اور اسی طرح سینکڑوں علاقائی و لسانی بنیاد پر کام کرنے والے گروہوں کے بارے میں مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں ان کا کیا خیال ہے؟

آخر میں بصد ادب و احترام جناب فضل حق سے گزارش ہے کہ وہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب منہج انقلاب نبویؐ کا مطالعہ ضرور فرمائیں ان شاء اللہ انہیں اپنے کالم میں اٹھائے گئے بہت سے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رسی یعنی قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دعوتِ فکر

طبقاتی تقسیم کا نتیجہ عذاب الٰہی کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے!

تحریر : ذیشان دانش خان

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے ((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ)) "نکاح میری سنت ہے"۔

میں جب بھی معاشرے میں زنا' بدکاری اور فحاشی کے اڈوں کو فروغ پاتے دیکھتا ہوں تو میرے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ لیکن تھوڑی دیر بعد مجھے اس کا جواب مل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مغربی اقوام کی بے انتہا کوششوں اور اللہ کے عطا کردہ نظامِ حیات سے دوری کے نتیجے میں ہمارے موجودہ معاشرے میں نکاح کو مشکل اور زنا کو آسان بنا دیا گیا ہے اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ اول لڑکے کو روزگار نہ ملنا اور یہ بھی ہمارے معاشی نظام کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ ثانیاً جہیز اور نمود و نمائش کے لئے کثیر روپیہ پیسہ کا نہ ہونا' جس کی وجہ سے لڑکیوں کے سر اپنے باپ کی دہلیز پر ہی سفید ہو جاتے ہیں اور باپ بیچارہ شادی کی رسومات کے اخراجات کے لئے پیسے جوڑتے جوڑتے ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کی شادی کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو بھی اس کی ساری زندگی قرض اتارنے میں ہی لگ جاتی ہے۔ ان تمام خرابیوں کی وجہ موجودہ استحصالی نظام ہے جس کے تحت غریب' غریب سے غریب تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور امیر اپنی تجوریاں بھرتا چلا جا رہا ہے۔ یہ طبقاتی تقسیم آپس میں حسد اور نفرت کے بیج بوتی جا رہی ہے جس کا نتیجہ عذاب الٰہی کی صورت میں ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔

اگر ہمیں اپنے معاشرے کو عذاب الٰہی سے بچانا ہے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ ہمیں اپنے معاشرتی' معاشی' سماجی اور سیاسی نظام کی بنیاد حضور ﷺ کے قائم کردہ معاشرے کی بنیاد پر رکھنی ہو گی اور ایسے نظام کے قیام کے لئے ہم سب کو مل کر جدوجہد کرنا ہو گی۔ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک مقصد لے کر باطل سے ٹکرانا ہو گا۔ اللہ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہو گا' اللہ کے کلمے کی سربلندی کو مقصد حیات بنانا ہو گا

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

انتقالِ پُرملال

☆ تنظیم اسلامی کے بزرگ رفیق غلام عباس پونہ والے قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے۔

☆ اسرہ تیمر گرہ کے نقیب جناب محمد فہیم کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا ہے۔

☆ بیروٹ (مری) کے رفیق تنظیم اسلامی شبیر احمد کے بھائی بشیر احمد طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

بائبل اور قرآن کے تقابلی مطالعے کے بعد میں قرآن کی صداقت کی قائل ہو گئی

غیر اسلامی معاشرے میں شراب و حرام گوشت کو ترک کرنا اور نماز پڑھنا آسان کام نہیں تھا

جدید سائنسی تحقیقات قرآنی تعلیمات کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتی ہیں

ماضی کی کٹر عیسائی لڑکی اور اب معصومہ اُمت اللہ کے قبول اسلام کی سرگزشت

اخذ و ترجمہ : سید عرفان علی

میرا اسلامی نام معصومہ اُمتہ اللہ اور پرانا نام ڈیانا بیٹی ہے۔ میری عمر ۲۳ سال ہے اور میں نے ۳ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ میں اِس وقت ایک امریکی کالج میں فزکس کی طالبہ ہوں اور معلّمی کا پیشہ اختیار کرنا چاہتی ہوں۔ میں کرولوریڈو' امریکہ کی رہنے والی ہوں۔ میری والدہ کاؤنٹی اٹارنی کے دفتر میں بطور لیگل سیکرٹری ملازم ہیں۔ میرے والد حد سے زیادہ شراب نوشی کرتے' جس کی وجہ سے ہمارے گھر کا ماحول کشیدہ رہتا تھا' تاہم باہر کے لوگ ہمارے خاندان کو مثالی تصور کرتے تھے۔

جب میں نے کالج میں داخلہ لیا تو اس وقت تک اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی خیالات رکھتی تھی۔ کالج میں میری ملاقات ایک مسلمان سے ہوئی تو مجھے احساس ہوا کہ مسلمانوں کے بارے میں میرا تصور غلط تھا کہ وہ بے حد تنگ نظر ہوتے ہیں۔ اس ملاقات کے نتیجے میں اسلام میں میری دلچسپی بڑھ گئی۔ خاص طور پر مسلمانوں کا طریقہ عبادت یعنی خالق کائنات کے سامنے پوری سپردگی اور اظہارِ بندگی کے ساتھ نماز کا طریقہ کار بے حد متاثر کن تھا۔ جس وقت اسلام سے میرا ابتدائی تعارف ہوا تو میں کٹر عیسائی خاتون تھی اور روزانہ بائبل کا مطالعہ میرے معمولات کا حصہ تھا۔ تاہم بائبل میں مجھے جن سوالات کا جواب نہیں مل سکا قرآن میں مل گیا۔ بائبل کے بعد قرآن کے مطالعے سے میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ کس طرح بائبل کو درست اور قرآن کو غلط قرار دوں جبکہ دونوں کا ماخذ ایک یعنی وحی الٰہی ہے۔ میری بائبل ٹیچر کا کہنا تھا کہ قرآن (نعوذ باللہ) دھوکہ ہے۔ قرآن کے مطالعہ کے بعد میں نے بائبل کا نئے انداز میں مطالعہ شروع کیا تو بائبل کے تضادات سامنے آنا شروع ہوئے۔ بائبل میں ایسی بہت سی باتیں تھیں جو سائنس کے اصولوں کی نفی کرتی تھیں جبکہ قرآن مجید میں ایک بات بھی سائنس کے اصولوں کے خلاف بیان نہیں کی گئی بلکہ بہت سی جدید سائنسی تحقیقات نے قرآن کی تعلیمات کے سچا اور منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی۔ قرآن کی تعلیمات بے حد مدلل' منطقی اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی تھیں۔ میں کئی ماہ قرآن اور بائبل دونوں کا مطالعہ کرتی رہی بالآخر اس فیصلے پر پہنچی کہ قرآن ہی اللہ کی سچی کتاب ہے جبکہ بائبل میں بہت سی باتیں انسانوں نے اپنی جانب سے شامل کر دی ہیں۔ اب میرے لئے مشکل ترین مرحلہ آ گیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کا مطلب یہ تھا کہ میرے والدین' میرے دادا' دادی اور نانی' میرے دوست احباب اور میرے اساتذہ' سب کے سب غلط تھے۔ اپنے خاندان کی خواہش کے برخلاف فیصلہ کرنا آسان نہیں تھا۔ میں جانتی تھی کہ انہوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھی ہوئی ہے اور وہ اسلام دشمنی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں خوفزدہ تھی کہ میرا خاندان میرا بائیکاٹ کر دے گا اور میں تنہا رہ جاؤں گی۔ میں خوفزدہ تھی کہ میرے دوست' میرے ساتھی' میرے اساتذہ اور دفتر میں میرے سربراہ اور باس میرے خلاف ہو جائیں گے۔ تاہم میں نے اسلام قبول کرنے کا سخت فیصلہ کر لیا۔ میرے مسلمان ہونے کو میرے خاندان نے انتہائی نفرت اور حقارت سے برداشت کیا تاہم انہوں نے میرا سماجی بائیکاٹ نہیں کیا۔ میرے اور ان کے خیالات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تبدیل ہو گئے۔ میں جب بھی اپنی ماں کے پاس جاتی تو وہ میرے اسلامی لباس پر اعتراض کرتی۔ وہ مسلسل مجھے عیسائیت کے بارے میں لٹریچر پڑھنے کو دیتی رہی حالانکہ عیسائیت اور بائبل کا میرا علم کسی پادری اور مذہبی اسکالر سے کم نہیں تھا۔ میں نے پہلی مرتبہ حجاب پہنا تو میری ماں ایک ہفتے تک روتی رہی۔ اس نے خط میں مجھے لکھا کہ میرا حجاب پہننا اس کے نزدیک میری طرف سے اس کے منہ پر تھپڑ کے مترادف تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں جہنم میں جاؤں گی۔ میرے لئے ایک غیر اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے غیر حلال گوشت اور شراب ترک کر دینا اور نماز پڑھنا آسان کام نہیں تھا۔

جب میں نے اسلام قبول کر لیا اور سختی کے ساتھ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئی تو میرے بیشتر دوستوں نے میرے اس فیصلے کو خوشدلی سے قبول کر لیا۔ میرے ملازمت کرنے میں بھی حجاب کوئی رو کاٹ نہیں بنا۔ کار[illegible] میں ساتھیوں نے میرا بائیکاٹ نہیں کیا اور مجھ سے پہلے [illegible] کی طرح ملتے رہے۔ میرے لئے اصل مسئلہ تو میرا خاندان تھا' جس کی میں بیٹی تھی۔ میں مردوں سے ہاتھ ملانے سے انکار کر دیتی تھی تو وہ سوچتے رہ جاتے تھے کہ میں نے [illegible] کیوں کیا؟

اسلام نے میری زندگی کو پوری طرح بدل کر رکھ [illegible] اور اب مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسی بھی انسان کی پیدائش کا مقصد سوائے اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ میں اس سے پہلے کبھی نہیں جانتی تھی کہ اسلام کس قدر امن' سکون اور چین کا مذہب ہے۔ اسلام نے مجھ میں صحیح اور غلط کی واضح تمیز پیدا کر دی ج[illegible] میرے زیادہ تر عیسائی دوستوں کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ سار[ی] زندگی اسی شے میں گزار دیتے ہیں کہ کیا صحیح ہے اور [کیا] غلط۔ ان کو یہ شعور نہ بائبل دے سکتی ہے اور نہ کو[ئی] عیسائی اسکالر۔ ایک عورت کی حیثیت سے اسلام نے [مجھے] ایک مغربی عورت کے مقابلے میں زیادہ بلند مقام عطا کی[ا] مسلمان مرد مجھے وہ احترام اور عزت دیتے ہیں جو کسی مغ[ربی] عورت کو مغربی مردوں سے نہیں ملتی۔ بطور ایک [illegible] کرسچین عورت میں افسوس کرتی تھی کہ میں بطور عو[رت] کیوں پیدا کی گئی؟ کیونکہ مساوات کے سارے دعوؤں [illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کا ایک روزہ تربیتی پروگرام

کراچی جنوبی کا ایک روزہ تربیتی پروگرام ۱۲/ دسمبر کو عشاء سے ۱۳/ دسمبر عصر تک منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں ۲۱ رفقاء نے شرکت کی۔ اسرہ محمود آباد کا دعوتی و تربیتی پروگرام مدرسہ شمس النساء منظور کالونی میں منعقد ہوا جس یں ۶ رفقاء اور ۳ احباب نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز عبدالرحمٰن ہنگورہ نے درس حدیث سے کیا۔ اس کے بعد تعارف کا پروگرام ہوا۔ رفقاء نے فلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جس میں حالات حاضرہ بھی ال تھے۔ فجر سے پہلے رفقاء نے انفرادی نوافل کی ادائیگی ر قرآن حکیم کا مطالعہ کیا۔ نماز فجر کے بعد جناب شجاع دین نے "روزہ کی حکمت اور اس کے فضائل" پر درس آن دیا۔

درس کے بعد امیر جنوبی نے تجوید کے حوالہ سے تمام فقاء کی کیفیت کا جائزہ لیا کہ وہ قرآن حکیم کو صحیح طرح ھنے کے لئے کیا اہتمام کر رہے ہیں؟ ناشتہ و دیگر ضروریات ے فراغت کے بعد رفقاء کو ان رفقاء سے ملاقات کے لئے ہا گیا جو پروگرام میں شریک نہیں تھے۔ صبح ۱۰ بجے نئے ل ہونے والے رفقاء نے محترم نسیم الدین صاحب کے ر میں شرکت کی۔ بعد ازاں محترم نسیم الدین صاحب ہی کا زادی رابطہ کے موضوع پر لیکچر بذریعہ ویڈیو دیکھا گیا۔ بعد ال جناب سرفراز احمد خان نے حاصل مطالعہ پیش کیا۔ العہ لٹریچر کے ضمن میں التزام جماعت اور بیعت کے ضوع پر امیر محترم کے خطابات سے تیار کردہ نوٹس کا العہ ہوا۔ یوں عصر کی نماز پر اس پروگرام کا اختتام ہو گیا۔

اُسرہ بی بیوڑ کی دعوتی سرگرمیاں

۲۴/ اکتوبر کو بی بیوڑ سے ایک پانچ رکنی قافلہ جرکو انہ ہوا جس میں راقم، عالم زیب، ممتاز بخت، نیک محمد، زی خان اور ایک مقامی رفیق سید رحمت شاہ شامل تھے۔ گرام کا آغاز راقم کے درس قرآن سے ہوا۔ موضوع س "حقیقت بر و تقویٰ" تھا۔ ایک مسجد میں ممتاز بخت نے کفِ دینی کے جامع تصور پر خطاب کیا۔ دوسری مسجد میں م زیب نے "فرائض دین" پر خطاب کیا۔ یہاں ۵۵ باب نے شرکت کی۔

نمازِ عشاء کے بعد ممتاز بخت نے "نظام خلافت کیا، ں، کیسے" کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ایک نب سے رابطہ ہوا یوں وہ معاون تحریک خلافت بن گئے۔ فجر کے بعد قاری نیک محمد نے "مسلمانوں پر قرآن مجید حقوق" کے موضوع پر خطاب کیا اور یوں یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں ۱۳۰/ افراد تک تنظیم کی دعوت پہنچائی گئی۔ (رپورٹ : حسین احمد)

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ حکومت کا فرض ہے

کراچی (پ ر) محمد نسیم الدین امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ نے کراچی کے سینٹ پیٹرک چرچ میں ہونے والے بم دھماکہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب تک مساجد اور امام بارگاہیں دہشت گردوں کا ہدف تھیں لیکن اب ان کا دائرہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں تک وسیع ہو گیا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک صورتحال ہے خصوصاً اس پس منظر میں کہ کراچی سمیت پورے صوبہ سندھ میں دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے گورنر راج کا نفاذ عمل میں آچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ حکومت کی خصوصی ذمہ داری ہے۔

امیر حلقہ سندھ کی سالانہ اجتماع کے موقع پر تنظیم میں شامل ہونے والے رفقاء کے ساتھ نشست

قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقع پر تنظیم میں شامل ہونے والے ۳۵ افراد سے امیر حلقہ سندھ نسیم الدین نے ۱۵/ نومبر کو خصوصی نشست میں اجمالی گفتگو کی جس میں انہیں اس جدوجہد کی اہمیت کو شعوری طور پر سمجھنے، اپنے کام میں للّٰہیت پیدا کرنے کے لئے نیت کو خالص رکھنے اور نظم کی پابندی کی تاکید فرمائی۔

امیر حلقہ سندھ محمد نسیم الدین صاحب نے ان رفقاء کے ساتھ ایک تفصیلی نشست رکھنے کی ضرورت محسوس کی چنانچہ یہ نشست قرآن اکیڈمی میں ہی ۱۳/ دسمبر صبح دس بجے منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے انہوں نے ان رفقاء کے سامنے یہ سوال کیا کہ وہ تنظیم میں کیوں شامل ہوئے؟ چند رفقاء نے اپنے فہم کے مطابق اس سوال کا جواب دیا۔ جس کے بعد امیر حلقہ نے تنظیم میں شمولیت کی ضرورت کو واضح کیا۔ ان کا دوسرا سوال یہ تھا کہ آخر انہوں نے تنظیم اسلامی ہی میں کیوں شمولیت اختیار کی جبکہ اقامت دین کی جدوجہد دیگر تنظیمیں بھی کر رہی ہیں۔ اس حوالے سے تنظیم کی انفرادیت کا تذکرہ ہوا جس میں بیعت کی اہمیت اور تنظیم کے طریقۂ کار کی وضاحت ہوئی۔ جب دین کا ایک جامع تصور ہمارے سامنے آگیا کہ دین کے کیا تقاضے ہیں اور ان میں چوٹی کا تقاضا اقامت دین کی جدوجہد ہے تو یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ یہ تقاضا تن تنہا پورا نہیں کیا جا سکتا اور اس کے لئے ایک اجتماعیت کی ضرورت ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سی ایسی جماعت ہے جو اس کام کو اللہ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دے رہی ہے۔ اس حوالے سے جب ہم تمام تنظیموں کا جائزہ لیتے ہیں تو تنظیم اسلامی کی انفرادیت سامنے آتی ہے کہ تنظیم کی اساس منصوص، مسنون، ماثور اور سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق بیعت پر استوار ہے اور تنظیم کا طریقۂ کار بھی نبوی انقلاب کے طریق سے ماخوذ ہے۔

بعد ازاں، امیر حلقہ نے دستور تنظیم کی دفعہ ۴ کا مطالعہ کروایا جو رفقاءِ تنظیم کے مطلوبہ اوصاف پر مشتمل ہے۔ اس گفتگو کے دوران چائے کا وقفہ بھی ہوا جس میں تمام رفقاء نے اپنا تعارف کروایا۔ امیر حلقہ نے رفقاء تنظیم کے مطلوبہ دس اوصاف پر تفصیلی گفتگو کی۔ الحمد للہ تمام نئے رفقاء نے، جن کی مجموعی تعداد ۲۱ تھی، بڑے سکون کے ساتھ امیر حلقہ کی گفتگو سنی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امیر حلقہ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے مثبت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین! (رپورٹ : محمد سمیع)

لاہور جنوبی کا دعوت فورم

شعبان المعظم کے مبارک مہینہ کو نبی اکرمؐ نے اپنا مہینہ قرار دیا اور اسی ماہ کی آخری شب آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان المبارک کی برکتوں اور فضیلتوں کا ذکر ہے اسی حوالے سے تنظیم اسلامی لاہور جنوبی نے "استقبال رمضان المبارک" کے موضوع پر ماہانہ دعوت فورم کا پروگرام ۲۷/ دسمبر کو بعد نماز عشاء دفتر لاہور جنوبی کے دفتر میں منعقد کیا۔ دعوت فورم کی صدارت جناب عبدالرزاق قمر ناظم حلقہ تنظیم اسلامی پنجاب شرقی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض اعجاز خاں ناظم دعوت لاہور جنوبی نے انجام دیئے۔

پروگرام کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن حکیم سے ہوا جس کا شرف قرآن کالج کے طالب علم نے حاصل کیا۔ موصوف نے سورۃ البقرہ کے بائیسواں رکوع کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ نعت رسول مقبولؐ مسعود پرویز نے پیش کی۔

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور حق و باطل کے درمیان فرق کر دینے والی کتاب قرار دی گئی اسی حوالے قرآن مجید کے مسلمانوں پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں، طاہر سلیم صاحب، جو ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس میں قرآن کالج کے طالب علم ہیں، نے قرآن حکیم اور ہماری ذمہ

داریاں کے موضوع پر مختصر خطاب کیا۔ دعوت فورم میں خصوصی خطاب جناب نعیم اختر عدنان نائب ناظم نشر و اشاعت کا تھا۔ انہوں نے "فضیلت قیام وصیام رمضان المبارک" پر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے انسان کی اصل حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا وہ انسان صرف حیوان ناطق نہیں بلکہ اس میں رُوح ربانی بھی موجود ہے جس کی غذا قرآن حکیم ہے۔ اس لئے اس ماہ مبارک میں روح کی غذا کا خاص اہتمام کرنے کے لئے تراویح کا نظام رائج کیا گیا تاکہ اہل ایمان ایک ماہ میں لازماً قرآن حکیم سے فیض یاب ہوں اور اس کے احکامات اور اس کی حکمتوں کو پا سکیں تاکہ انسان کی روح از سر نو تازہ کریں کلام ربانی کے ذریعے روح غذا حاصل ہوتی ہے۔ روح طاقتور ہو تاکہ انسان اپنے جبلی تقاضوں کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے طابع کر سکے۔ یہ ماہ مبارک دراصل سالانہ تربیتی پروگرام ہے جس کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اس ایک ماہ میں اللہ کے حکم کے مطابق سحری سے افطاری تک حلال چیزوں کا کھانے پینے اور تعلق زن و شوہر سے بھی پرہیز کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی برائی' غیبت' جھوٹ' ملاوٹ' ناجائز خرید و فروخت غرض ہر قسم کی برائی سے بچنا بھی شامل ہے۔ اور تقویٰ کی یہ پونجی لے کر رات کو کھڑے ہو کر اللہ کا کلام سنیں لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم عربی سے ناواقف ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے؟ ہم سے کیا تقاضا کر رہا ہے۔ دعوت فورم کی نشست کے صدر جناب عبدالرزاق قمر نے حضورؐ کے استقبال رمضان کے حوالے سے خطبہ کو تشریح بیان کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ قرآن حکیم کا اس ماہ مبارک میں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ضرور مطالعہ کریں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی طرف توجہ دلائی جس میں دن کا روزہ اور رات کے قیام کا ذکر ہے۔

لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زون نمبر۱ کے چاروں اسرہ جات نے استقبال رمضان المبارک کے موضوع پر دعوتی اجتماع منعقد کئے جس میں رفقاء و احباب کی حاضری پچاس سے متجاوز رہی۔

زون نمبر۲ کا استقبال رمضان کا پروگرام عبدالرشید رحمانی صاحب کے گھر منعقد ہوا جس میں جناب عبدالرزاق قمر نے تفصیلی خطاب کیا۔

انتقال پرملال

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے ناظم دعوت جناب اعجاز خان کے والد محترم جناب سردار خان اور ان کی عزیزہ زوجہ آغاز سکندر خان گزشتہ دنوں انتقال کر گئے ہیں۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ چوروں' ڈاکوؤں کی بجائے مجھ جیسی مظلوم عورت کا احتساب کیا جا رہا ہے۔ (بے نظیر)

✪ وہ اس لئے کہ "ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے"۔

☆ چین نے روس اور بھارت کے ساتھ فوجی ٹرائیکا کی تجویز مسترد کر دی۔ (ایک خبر)

✪ پاک چین دوستی زندہ باد۔

☆ مولانا سراج احمد دین پوری دوبارہ پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔ (ایک خبر)

✪ چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ "کافر" لگی ہوئی۔

☆ صدر کے اختیارات میں کمی صدر کے عہدہ کی تذلیل ہے۔ (طاہر القادری)

✪ پہلے ہی اپنی کونسی ایسی تھی آبرو' پر شب کی منتوں نے تو کھو دی رہی سہی

☆ پوری دنیا کے مسلمان امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جہاد کریں۔ (اسامہ بن لادن)

✪ "آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی۔ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی"

☆ امریکہ اور جاپان سے آگے بڑھنے کے لئے بہت سے کڑاکے نکالنے ہوں گے۔ (شہباز شریف)

✪ اور ان کڑاکوں میں بے چارے عوام کا دھڑن تختہ ہو جائے گا۔

☆ اے اللہ دنیا کے تمام مریضوں کو شفا عطا فرما۔ (کرسمس کے موقعہ پر پاپائے روم کی دعا)

✪ پوپ صاحب! امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم کو بھی اس دعا میں شامل فرما لیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

☆ حکومت نیک نیتی سے مجاہدین کی حمایت کرے تو کشمیر اڑھائی سال میں آزاد ہو جائیگا (شیخ رشید)

✪ شیخ جی! کس کو کہہ رہے ہو!

☆ پیپلز پارٹی اور دیگر دوسری جماعتوں کے بعد جماعت اسلامی نے بھی نئے سال سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا۔ (منور حسن)

✪ مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے' وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

☆ کروڑ پتی انعامی سکیموں کے ذریعے سود کے ساتھ جوئے کا اضافہ کر دیا گیا۔ (ڈاکٹر اسرار)

✪ اسلئے کہ شریعت بل کی منظوری سے پہلے ہی اس کی "برکات" کا ظہور شروع ہو گیا ہے۔

☆ صدر کے اختیارات میں کمی' اپوزیشن رائی کا پہاڑ بنانا چاہتی ہے۔ (وفاقی وزیر قانون)

✪ حالانکہ حکومت صدارتی "پہاڑ" کو رائی بنا چکی ہے۔

بقیہ: من الظلمت الی النور

باوجود مغربی عورت مرد کے ہاتھوں میں کھلونا اور تماشا ہے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے صحیح مساوی درجہ حاصل ہوا۔ بطور مغربی عورت میں مجبور تھی کہ ملازمت بھی کروں اور بچے بھی پالوں' گھر کا کھانا بھی پکاؤں اور گھر سے باہر کے کام بھی دیکھوں۔ بطور ایک مسلمان عورت میری مرضی ہے کہ میں ملازمت کروں یا نہ کروں میری کفالت میرے شوہر کی ذمہ داری ہے اور میں گھر کے کام دیکھنے کے لئے پوری طرح آزاد ہوں لیکن مجھے گھر سے باہر جانے کی پوری آزادی بھی حاصل ہے۔ مغرب والوں کا یہ تصور غلط ثابت ہو گیا کہ مسلمان عورت غلام رہ کر زندگی گزارتی ہے۔ اللہ کی سلامتی ہو پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ پر کہ جنہوں نے عورت کو غلامی سے آزاد کیا اور بلند درجہ عطا کیا' اللہ تعالیٰ سلامتی کے اس راستے پر گامزن رہنے میں میری مدد کرے۔ (آمین)

(بشکریہ: روزنامہ "اُمت" کراچی)

ضروری اطلاع

تنظیم اسلامی پاکستان کے نائب امیر' ناظم نشر و اشاعت محترم حافظ عاکف سعید ابو ظہبی کے ۱۵ روزہ دعوتی و تنظیمی دورہ کے بعد وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 2
سالانہ زرتعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس- ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36- کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ- خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

اُسامہ کی گرفتاری امریکی کمانڈوز نے ناممکن قرار دیدی

اُسامہ کے گرد کئی حفاظتی حصار کی موجودگی میں گرفتاری ممکن نہیں- تاجکستان میں میں گزشتہ ہفتے پہنچنے والے ۳۶/ امریکی کمانڈوز نے امریکی حکومت کو رپورٹ ارسال کی ہے کہ افغانستان میں اُسامہ تک پہنچنا ناممکن ہے- رپورٹ میں امریکی حکومت کو کہا گیا ہے کہ اُسامہ کے گرد کئی حصار قائم کئے گئے ہیں اور ۷۰ سے ۹۰ تک کمانڈوز ہر وقت اُسامہ کی حفاظت پر مامور ہیں- اُسامہ بن لادن کی گرفتاری افغانستان میں ممکن نہیں' اس لئے طالبان حکومت پر دباؤ ڈال کر اُسامہ بن لادن کو یمن یا چیچنیا منتقل کروایا جائے-

خلیج میں عیسائی اور یہودی مذہبی جنگ لڑ رہے ہیں

عراق پر امریکی اور برطانوی حملے جس نام اور جس عنوان سے بھی ہوئے ہیں میرا عقیدہ ہے کہ یہ عالمی یا قومی مفادات کی خاطر نہیں بلکہ مذہبی مفادات کی بنیاد پر کئے گئے ہیں- یہ صلیبی جنگوں کا ایک حصہ اور تسلسل ہے جو مذہب کی بنیاد پر لڑی جا رہی ہے- ان خیالات کا اظہار افغانستان کے وزیر صحت ملا محمد عباس اخوند نے عراق پر امریکی حملوں کے پس منظر میں انٹرویو دیتے ہوئے کیا- انہوں نے کہا کہ اسوقت جو پالیسی موجودہ یہودیوں نے اختیار کی ہے اس کی رو سے یہ صلیبی جنگیں کبھی ختم نہیں ہو سکتیں- عراق پر حملے حقیقت میں مسلمانوں کو یہ دکھانا تھا کہ مسلمان مغلوب اور یہود ان پر غالب رہیں گے- انہوں نے اپنی قوت کا اظہار کیا کہ گویا مسلمان انکی شیطانی طاقت کے سامنے اپنا دفاع' بقا اور تحفظ برقرار نہیں رکھ سکتے- انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حیرت کی بات ہے امریکہ ایک طرف دعویٰ کرتا ہے کہ عراق ایک عظیم ایٹمی قوت اور فوجی صلاحیت کی وجہ سے ہمسایہ ممالک خاص کر "اسرائیل" کیلئے ایک زبردست چیلنج اور سخت خطرہ ہے دوسری جانب عملاً معلوم ہوتا ہے کہ عراق اس قدر کمزور اور بے بس ہے کہ بیرونی جارحیت اور حملوں کے جواب میں کچھ نہیں کر سکتا- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ رمضان کی آمد پر یہ حملے صرف رمضان کی توہین' شرعی احکامات کی بے حرمتی اور اس میں خلل ڈالنے کیلئے کئے گئے- کیا سال کے بارہ مہینوں میں کوئی اور ایسا دن نہیں تھا کہ جس میں وہ حملے کرتے- یہ صرف عالم اسلام اور امت مسلمہ کے ساتھ ان کا ایک توہین آمیز سلوک تھا- ملا محمد عباس نے کہا کہ مسلمان امت کے ساتھ جفا' ظلم' خیانت اور بے رحمانہ سلوک سے بچنے کیلئے عالمی سطح پر مسلمان شرعاً اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اتحاد' اخوت اور باہمی محبت کی بنیاد پر کفار کے مقابلے میں متحد ہو جائیں اور علماء و صلحاء کی قیادت میں متحد ہو کر عالمی سامراج کا مقابلہ کریں- انہوں نے کہا کہ ایک قیادت کے بغیر کفار کا مقابلہ ممکن نہیں اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ واحد قیادت پر جمع ہو جائیں اور عالمی سطح پر عالم کفر کے خلاف منظم جوابی مہم شروع کریں-

روسی عورتوں کو چیچن عورتوں کی طرح بیوہ اور بچوں کو چیچن بچوں کی طرح یتیم کرنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے ○ چیچن مجاہدین

چیچن مجاہد رہنما نے کہا ہے کہ جب تک ماسکو کو گروزنی کی طرح تباہ اور روسی ماؤں کو چیچن ماؤں کی طرح نہیں رلائیں گے اور روس کے بچوں کو چیچن بچوں کی طرح یتیم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے- انہوں نے کہا کہ تمام اسلامی تحریکیں افغان جہاد کا ثمرہ ہیں- یہ درست ہے کہ روس کے بچے افغان بچوں کی طرح یتیم اور عورتیں بیوہ نہیں ہوئیں لیکن سوویت یونین کی شکست ناقابل فراموش واقعہ ہے اور بہت جلد امریکہ بھی تباہ ہو جائے گا ان شاء اللہ-

عراق نے نو فلائی زون توڑ دیا' امریکی طیاروں سے پہلی جھڑپ

عراق میں امریکہ کے قائم کردہ نو فلائی زون میں اڑنے والے امریکی لڑاکا جیٹ طیاروں کا عراقی طیاروں سے سامنا ہوا اور عراقی طیاروں کی جانب سے حملے کے جواب میں امریکی طیاروں نے فائرنگ کردی- امریکی طیاروں نے کئی عراقی طیاروں پر میزائل فائر کئے- ادھر عراقی ایئر فورس کے سربراہ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے عراق میں قائم کردہ خود ساختہ نو فلائی زون میں عراقی طیاروں کو اڑنے کی پوری آزادی حاصل ہے اور وہ اپنے اس حق کو استعمال کرتے رہیں گے- عراقی فضائیہ کے سربراہ نے اعلان کیا ہے کہ عراق کے طیارے جنوب سے شمال تک عراق کی پوری فضا میں پرواز کے لئے آزاد ہیں اور وہ پورے عراق میں کہیں بھی پرواز کرتے رہیں گے- اگر امریکہ یا برطانیہ نے اس کے طیاروں کی پرواز میں رکاوٹ ڈالی تو امریکی اور برطانوی طیاروں کو تباہ کردیا جائے گا-

بھارت میں بندے ماترم کا قضیہ پھر اُٹھ کھڑا ہوا

بھارت کے سکولوں میں قومی ترانہ بندے ماترم گانے کا مسئلہ ایک بار پھر اٹھنے لگا ہے اور مسلمانوں اور ہندوؤں میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے- دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ریکٹر مولانا ابوالحسن علی ندوی کے اس بیان پر کہ مسلمان بچے سرکاری سکولوں میں بندے ماترم نہیں گائیں گے کیونکہ یہ ان کے ایمان کے خلاف ہے- اتر پردیش کے وزیر تعلیم رویندر شکلا نے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بندے ماترم پارلیمان میں بھی گایا جاتا ہے اور یہ آئین کا حصہ ہے- اگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کا ایمان خطرے میں پڑتا ہے تو وہ سرکاری سکولوں سے اپنے بچوں کو نکال لیں-

یمن: سیاحوں کا اغوا امریکی حملوں کا رد عمل ہے

امریکی ایف بی آئی کی تحقیقات کے مطابق یمن میں سولہ سیاحوں کا اغواء عراق پر امریکہ اور برطانیہ کے حملے کے خلاف فوری رد عمل تھا- ان سولہ سیاحوں میں امریکہ و برطانیہ اور آسٹریلیا کے سیاح شامل تھے- امریکی ٹیم نے یمن کی حکومت کا یہ موقف تسلیم نہیں کیا کہ ان سیاحوں کو شدت پسندوں نے اس لئے یرغمال بنایا تھا کہ وہ اپنے ان ساتھیوں کو چھڑا سکیں جو یمن کی جیلوں میں بند ہیں-

دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی تفصیل

حلقہ پنجاب جنوبی

☆ قرآن اکیڈمی ملتان' مترجم: ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی

حلقہ پنجاب وسطی

☆ جامعہ مسجد جھنگ' مترجم: انجینئر مختار حسین فاروقی

حلقہ پنجاب غربی

☆ قرآن ہال سرگودھا' مترجم: خالد محمود عباسی
☆ مسجد تنظیم اسلامی' پی اے ایف روڈ' میانوالی' مترجم: بشیر احمد
☆ دفتر تنظیم اسلامی فیصل آباد (شرقی)' مترجم: محمد فاروق